نئی ترمیم کے بعد چھٹی بار چھپی

شیخ سنوسی

ظہور حضرت امام مہدیؑ آخر الزماں

کی نسبت مصر۔ بیت المقدس۔ دمشق۔ مدینہ منورہ کے بزرگ مشائخ
کی خبریں۔ شہنشاہ انگلستان کے مسلمان ہونے کی پیشگوئی۔ اسلام
و اہل اسلام کا نیک انجام۔ آئندہ کے سنسنی خیز انقلابات۔ پُراسرار خواب۔
عربی مشائخوں کے غیبی اشارے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا ضروری پروگرام
اور برٹش گورنمنٹ کو ایک ضروری مشورہ دیا گیا ہے

جسکو سیدی و موالئی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قوسی خواہرزادہ حضرت
سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و ممبر حلقہ نظام المشائخ
نے اپنے مشاہدات سفر مصر و شام و حجاز سے بماہ نومبر ۱۹۱۱ء مرتب کیا او
اب بماہ صفر ۱۳۳۲ھ مطابق جنوری ۱۹۱۴ عیسوی چھٹی مرتبہ
خاکسار محمد صادق پیرزادہ درگاہ حضرت محبوب الٰہی کارکن حلقہ المشائخ نے

باہتمام محمد انوار ہاشمی پرنٹر
در مطبع جدید پریس میرٹھ میں چھپوا کر
درگاہ حلقہ المشائخ دہلی سے شائع کیا

قیمت فی جلد ۴؍

شیخ سنوسی کا چھٹا حصہ

یہ رسالہ شیخ سنوسی چھٹی بار چھپا ہے اسلئے یہ اطلاع اس موقع پر موزوں ہوگی کہ اسکا چھٹا زیر ترتیب ہے۔ پانچ حصوں کی اطلاع تو اس کتاب کے آخر میں درج ہے چھٹے حصہ کی یہ ہے کہ اسمیں دکن کی وہ مشہور پُر اسرار کتاب تمام و کمال درج کر دی گئی ہے جسکا حصہ تیسرے حصہ فیضان سنوسی اور چوتھے حصہ تین میں ایک میں دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عجیب ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدوں سے بھی زیادہ دلچسپیاں ہیں۔ لیکن چونکہ اسمیں اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا مطلب صاف سمجھ میں نہیں آتا اسواسطے اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا صرف کہیں کہیں سے چند سطریں لیکر سنوسی کے تیسرے چوتھے حصہ میں درج کر دی تھیں مگر اب لوگوں کے اشتیاق اور تقاضے سے خیال ساری کتاب شائع کر دینی چاہیے ممکن ہے کہ جو حصے ہماری سمجھ میں نہیں آئے انکو کوئی کا بندہ سمجھ لے اور حل کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کے لفظ لفظ میں غیبی اشارات کی جھلک نظر آتی ہے جتنا دنیا میں پیش آرہا ہے وہ بھی اسمیں ہے اور جو آگے جا کر ہونے والا ہے اسکے اشارے اسمیں ہیں۔ غرض کتاب نہیں طلسم انقلابات کی لوح ہے۔

جہانتک میرے فہم نے رسائی دی تشریح و توضیح کر دی ہے باقی حصے توں نقل کر دئے ہیں۔

اس کتاب کے علاوہ اور بھی متعدد دلچسپ باتیں اسمیں ہیں جو شیخ سنوسی کے حصوں سے زیادہ خلقت کو مفید ہونگی۔ غالباً اس کتاب کی آٹھ دس آنہ قیمت کیونکہ دکن کی مخفی کتاب ساری کی ساری اسمیں ہے اور دوسرے امور بھی وسیع پیمانہ پر درج کئے جا رہے ہیں جن ناظرین کو اسکا شوق ہو کارکن حلقہ المشائخ دہلی کو ابھی سے درخواست بھیجدیں۔ حسن نظامی

محمد موصلی علی

شیخ سنوسی

اور

ممالک اسلامیہ میں ظہور امام مہدی کا انتظار

اٹلی و ٹرکی کی لڑائی میں حضرت شیخ سنوسی کا نام نامی بار بار آتا ہے انگریزی اخباروں کے نامہ نگار اپنی واقفیت و معلومات کے موافق حضرت شیخ کی نسبت قیاس فرسائی کر رہے ہیں کوئی لکھتا ہے کہ ان کے تحت لاکھ ہتھیار بند مرید ہیں۔ کوئی اشارہ کی یہ ہے کہ آن کی آن میں عیسائی حکومتوں کا افریقہ سے نام مٹا دینگے کوئی لکھتا ہے سنوسی تحریک یورپ علی الخصوص عیسائیوں کے خلاف ایک زبردست اسلامی تحریک ہے جو اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ یورپ کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ سنوسیوں نے نئی قسم کے ہتھیاروں کا چلانا خوب سیکھ لیا ہے۔ اور ان کے پاس آلات حرب و سامان جنگ کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے کہ برسوں لڑائی کا سلسلہ قائم رکھ سکتے ہیں کوئی کہے دل میں کیا آتی ہے تو یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ سنوسیوں سے عیسائی دنیا کو خواہ مخواہ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ عابد و زاہد درویشوں کا ایک گروہ ہے جو گوشہ نشینی کا شیدا ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں خانقاہیں بنا کر یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ اسکو ملکی جھگڑوں اور جنگ و جدل سے کچھ سروکار نہیں۔ الغرض اس قسم کے بیسیوں مضامین شائع ہو رہے ہیں مسلمانان ہند کو جنگ اٹلی و ٹرکی و تسلی دلچسپی ہے وہ جیسا شیخ سنوسی کا اور انکے مریدوں کا ذکر سنتے رہتے ہیں تو شیخ سنوسی کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ وہ کون بزرگ ہیں کہ جنکے

ان سے تعلق رکھتے ہین؟ انکے خلفا کہان کہان ہین اور آیا یورپین نامہ نگارون کے بیان کے موافق اس تحریک کا اثر ہندوستان مین بھی پہنچا ہے یا نہین؟ چنانچہ حلقہ[۱] نظام المشایخ مین متعدد خطوط استفسار کے آئے ہین کیونکہ حضرت شیخ سنوسی صوفیہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہین۔ لہذا حلقہ کو اُن کی نسبت واقفیت نامہ شائع کرنا چاہیے تاکہ مسلمان عیسائی مضمون نگارون کی متضاد باتون کے بدلے ایک صحیح اور پختہ نتیجہ پر پہنچ جائین۔ اور انکو اصل حقیقت سے اچھی طرح آگاہی ہوجائے۔ مجھکو سفر مصر و شام وحجاز سے آئے ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہوگیا مگر جب سے آیا ہون تندرستی ٹھیک نہین رہتی اسلیے سنوسیہ کی نسبت وہ ذاتی معلومات جو اس سفر مین حاصل ہوئی تھی آجتک شائع نہ کرسکا اب بھی کو صحت اس قابل نہین کہ تمام متفرق و منتشر یادداشتون کو جمع کرون۔ تاہم حضرت شیخ سنوسی کی مختصر کیفیت قلمبند کیے دیتا ہون تاکہ مسلمان سنوسی تحریک کی حقیقت سے خبردار ہوجائین اور انکو غیر مسلم مضمون نگارون کا محتاج نہ رہنا پڑے ✠

اس مضمون مین صرف سنوسیہ طریقہ کے حالات وعقائد پر اکتفا نہین کیا جائیگا بلکہ اس عام جنبش و حس کا بھی ذکر ہوگا جو آجکل بلاد اسلامیہ مین پائی جاتی ہے نیز علما و مشایخ کے اس خیال کو بھی ظاہر کیا جائے گا کہ اب وہ حضرت امام مہدی کے ظہور کو بہت ہی قریب سمجھتے ہین۔ نیز اس عام توہم کی تشریح کی جائے گی کہ امام آخر الزمان دنیا کے امن وامان کو برباد کرنے نہین آئین گے۔ بلکہ اُن کے وجود مبارک کا ظہور زمانہ کی تمام فتنہ و فساد اور جسمانی و روحانی خرابیون کو دور کردیگا

مصر کی بیچینی اور پولیٹکل احساس کے قصے مدت سے سنا کرتے تھے۔ اخبار اللواء کے ایڈیٹر مصطفے کامل پاشا کی وفات پر تمام اہل مصر کا ماتم کرنا اور لاکھون آدمیون کا انکے جنازے کے ساتھ ہونا انگریزی و اردو اخبارون نے شائع کرکے لکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے اہل مصر مین خادمان وطن کی قدردانی کا مادہ پیدا ہوگیا ہے اور وہ بہت جلدی اپنے مقاصد کے حصول

[۱] دہلی مین صوفیائے کرام کی ایک انجمن کا نام حلقہ نظام المشایخ ہے

مین کامیاب ہوجائینگے - کیونکہ ایک اخبار نویس کے جنازہ کیساتھ ملک کے ہرطبقے کے افراد کا لاکھون کی تعداد مین جمع ہونا اسبات کی دلیل تھی کہ وہ نئے زمانہ کی ترقی کے اسباب کو خوب سمجھنے لگے ہین - اور اس سمجھ کا مادہ ہر فرد مین سرایت کرگیا ہے -

مین جون ۱۹۱۱ء کو مصر مین داخل ہوا - سرگورسٹ ایجنٹ مصر ان دنون سخت بیمار تھے - اور ملک کی توجہ سیاسی بحث مباحثہ سے ہٹی ہوئی تھی - تاہم باشندگان مصر کے اخباری ذوق شوق کا یہ عالم تھا کہ ٹمٹم والے اور ہوٹل کے بھٹیارے بھی اخبار خریدتے تھے اور پولیٹیکل معاملات پر رائے زنی کرتے تھے چونکہ میرا سفر حلقہ نظام المشائخ کی تبلیغ کے لئے تھا - اور چاہتا تھا کہ مصری مشائخ سے ہندی مشائخ کا تعارف کراؤن اسلئے مصر کے شیخ المشائخ شیخ توفیق بکری سے اول ملاقات کی اور انکو بڑا عالم فاضل اور رموز فلسفہ تصوف سے آشنا پایا - حضرت شیخ کا حکومت مین بہت بڑا رسوخ ہے گویا کہ وہ سلطنت کے رکن اعظم ہین - اسلیے انکی گفتگو مین احتیاط کا پہلو غالب تھا - انسے جسقدر باتین اسلامی دنیا کی متعلق ہوئین - اگرچہ وہ حضرت الشیخ کے کمال واقفیت و معلومات کا پتہ دیتی تھین - تاہم وہ بیباکی نہ تھی جو آزاد اور حکومت سے بیغرض مشائخ کے کلام مین دیکھی گئی - شیخ توفیق بکری بہت سی کتابون کے مصنف و مؤلف ہین - یورپ کی کئی زبانون سے واقف ہین - مغربی حکمت عملی کو اچھی طرح سمجھتے ہین - اور معلوم ہوتا تھا کہ انکو اہل دین کی اندرونی حرکت کا پورا علم ہے اور چاہتے ہین کہ مسلمانون کی آیندہ زمانہ کی نسبت اپنی قرارداد فیصلہ سے کچھ اور زیادہ نہین - کیونکہ انھون نے ایک مستقل کتاب مین (جو عنقریب حلقہ کی طرف سے ترجمہ ہوکر شائع ہوگی[1]) اسلام و اہل اسلام کی آیندہ زمانہ پر خیالات کا اظہار کیا ہے اور اقتصادی پہلو سے حالات و واقعات پر بحث کرکے خوشگوار نتائج نکالے ہین - شیخ بار بار چین و جاپان کا ذکر کرتے تھے - اور ایسے پیرایہ مین - گویا انکو جاپانی باشندونسے اپنا کوئی مقصد نکالنا ہے -

مین شیخ کی نازک پوزیشن سے واقف تھا - مجکو بتادیا گیا تھا کہ مصر مین زمانہ پھونک پھونک

[1] اسلام کے انجام کے نام سے شائع ہوگئی - قیمت ۸ ہے - کارکن حلقہ المشائخ

کر قدم بڑھنے کا ہی - مصری اکابر اور امراء و حکام کسی سیاسی مسئلہ پر آزادی سے اُنسے تحت گفتگو کرسکتے ہین جبکہ انکو مخاطب پر پورا اطمینان ہوجائے - اور انمین بعض ایسے ہین کہ اپنا عندیہ کسی پر ظاہر کرنا نہین چاہتے - اسلیئے مین ایسے مسائل کو زیر بحث نہ لاون جنکے جواب دینے مین کسیکو تامل ہو - مگر یہ لوگون کی غلط فہمی تھی - میرا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ مشائخ صوفیہ کے ظاہری و باطنی بہبودی کے ذرائع تلاش کرون - ملکی قصون اور پولٹیکل جھگڑون سے مجھے سروکار نہ تھا - اسلیئے مین نے حضرت شیخ توفیق بکری شیخ المشائخ مصر سے بھی کسی دوسرے مسئلہ مین گفتگو نہین کی - تاہم مین دیکھتا تھا کہ وہ درویشی کے آیندہ زمانہ کی نسبت ایک گہری فکر مین ہین اور قرون اولیٰ کے مشائخ کے قدمون پر اس عہد جدید کے مشائخ کو چلانا چاہتے ہین - اُنکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ اُنھون نے مشائخ صوفیہ کی اندرونی طاقتونکا مغربی آنکھہ اور مغربی شعار سے مطالعہ کیا ہی - اور مغربی ہی طریق سے اُنکے شیرازہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین - اگرچہ وہ تعلقات سلطنت کے سبب بچا بچا کر باتین کرتے تھے - لیکن مخاطب کو نتیجہ نکالنے مین کچھ دقت نہوتی تھی جو یہ تھا

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے موافق اسلام کی بہتری کا زمانہ قریب آگیا پستی و افسردگی کا دور ختم ہوا - اور زمانہ اب اہل اسلام کے ہر طبقہ مین حرکت پیدا کر رہا ہے اس گروہ کو بھی ہاتھ پاؤن ہلانے چاہئین جسکو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کی پیشوائی کا منصب عطا فرمایا ہی مشائخ طریقت کو مسلمین کا دایان ہاتھ بننا چاہیئے"

حضرت شیخ توفیق بکری کے بعد متعدد مشائخ صوفیہ سے ملاقاتین ہوئین اور ان سب کو اسی خیال مین سرشار دیکھا گیا کہ دنیا کا یہ دور قریب الختم ہے -

"قیامت کی منزل نزدیک آگئی ہے - اور مسلمانون کا پہلو دوسرا شاندار رنگ بدلنے والا ہے" -

اہل مصر ہم مسلمانان ہند سے زیادہ یورپ کی رفتار زندگی اور حکمت عملی کو سمجھتے ہین اور اسے بڑھکر مسلمانون کی عام پستی و افسردگی کا علاج ڈھونڈھ رہے ہین اسواسطے افریقہ کی

سنوسی تحریک

کا نشو و نما کچھ تعجب خیز نہین - انقلاب ایام کے اقتضا نے افریقہ والونکو اپنی حالت سنبھالنے پر خود بخود متوجہ کر دیا ہے - وہ اہل ہند کی طرح متعصب نہین ہین عیسائی اور یہودیون کیساتھ کھانے پینے مین انہین کچھ باک نہین - مغربی علوم کی دلدادگی مین بے آگے ہین انکے جذبات ترقی سائنس کی ایجادون کو دیکھکر اُبلے پڑتے ہین - مگر اس کے ساتھ ہی مغربی تمدن کے ناگوارہ اور خلاف مذہب اثرات کی دل سے دشمن ہین جب وہ دیکھتے ہین کہ قاہرہ کے بازارون مین کھلم کھلا مسلمان شراب پیتے ہین - انکی عورتین پردہ سے آزاد ہوتی جاتی ہین تو وہ اسکا الزام مغربی تمدن پر لگاتے ہین - اور انھین واقعات سے انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشینگوئی یاد آتی ہے کہ قیامت کے قریب علانیہ شراب پی جائیگی - اور بے شرمی بیحیائی کو عیب نہ سمجھا جائیگا - اس پیشینگوئی کی صداقت کے یقین سے انکا اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل حق بجانب ہے کہ ان خرابیون کو دور کرنے والا -

امام آخر الزمان

ہے - امام آخر الزمان یعنی حضرت امام مہدی کا ظہور اُن کے عقیدہ مین بہت جلد ہی ہونیوالا ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی دنیا کی تمام تاریکیون کو دور کرنیوالے ہین - دنیا نے مادی حالتمین خوب روشنی بڑھائی ہے - مگر روحانی اور باطنی عالم مین اندھیرا چھایا ہوا ہے جو دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے حضرت امام اس ظلمت کو نور بنانے دنیا مین آتے ہین - لیکن وہ بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک بشر ہین - انکو بھی سب کام آدمیون کے مثل اسباب ذرائع کے ماتحت ہونگے - یہ نہوگا کہ ایک پھونک مارکر سب تاریکیونکو دور کردین - لہذا ہمکو انکی اعانت کیلیے تیار ہونا چاہیے - اور وہ تیاری یہ ہے کہ اپنی حالتون کو درست کرین سچے اور راستباز مسلمانون کا نمونہ بنین نئی روشنی کے علوم حاصل کرین اور سوچین کہ کن اسباب سے مسلمان نئی روشنی کی برائیون سے محفوظ ہو سکتے ہین ! +

مصر مین شیخ سنوسی کی نسبت کچھ زیادہ چرچا نہین ہی تاہم وہان یہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ وسط افریقہ مین اسلام نے اپنی قدیمی وضع اختیار کر لی ہی - تیرہ سو برس پہلے جو تعلیم حجاز کے کوہستان مین دیگئی تھی سو وہ افریقہ کے سیاہ رنگ ریگزارون مین اپنی اصلی آواز سے بولتی ہوئی سنائی دیتی ہی - سوڈانی مہدی کا خاتمہ ہوگیا - اسکی سب متعلقین اور حلقہ بگوش وہ ابھی منتشر ہو گئے - لیکن سوڈان کے اندرونی حصون مین مہدی جیسی طاقت کے سیکڑون آدمی موجود ہین - انگریزی گورمنٹ نے سوڈان فتح کر کے خرطوم مین ایک کالج افریقی قبائل کو تعلیم دینے اور اُنکے توحش کو دور کرنیکے لیے کھولا ہی - یہ بہت کامیابی سے چل رہا ہی - مہدی صاحب کا بیٹا بھی اسمین پڑھتا ہے - لیکن مصری علما و مشائخ کو یقین ہے کہ قاہرہ کیطرح سوڈان مین نئی تہذیب کو فروغ نہ ہو سکیگا - کیونکہ اُنکے نزدیک سوڈان اور اسکے اطراف مین کل افریقہ ایک ایسے تحریک سے متاثر ہو رہا ہی جو نئی روشنی کے اقتدار مین نہین آسکتی

میرے نزدیک مصریونکا یہ خیال پایۂ اعتبار سے ساقط ہی - نئی روشنی ایسی چیز نہین ہے جو کسی کوشش سے مغلوب ہو سکے - نئی روشنی جسکا نام ہے وہ مادی مشاہدات اور سائنس کے کمالات اور عقل کو مبہوت کرنیوالی ایجادات کا مجموعہ ہی - ناممکن ہے کہ کوئی انسان جس مین ذرہ بھر بھی فہم و ادراک ہو - نئی روشنی کے اثر سے محفوظ رہ سکے - اسکے علاوہ اسلام پر غور کرکے دیکھا جائے تو نئی روشنی کے اسباب سوائے چند مخصوص چیزون کے اسلامی تعلیم سے علیحدہ نہین ہین - اور اُنکا اختیار کرنا کچھ گناہ نہین ہے - سنوسی تحریکات کے علاوہ مصر اور سوڈان اور اُن کے اطراف مین اور جسقدر تحریکین اسلام اور اہل اسلام کی بہتری کیلئے کام کر رہی ہین وہ بھی نئی تہذیب کی ایسی مخالف نہین ہین جیسا اُنکو سمجھا جاتا ہی - سوڈان کے قدیمی بادشاہ زبیر پاشا کے ہان حلوان علاقہ مصر مین جب مین مہمان تھا تو ایک سوڈانی شیخ سے اسی مسئلہ پر دو گھنٹہ گفتگو ہوئی تھی - شیخ اگرچہ پرانے خیال کے بزرگ تھے جامع ازہر کی تعلیم پر اُنکی معلومات کا خاتمہ تھا - تاہم جب اسبات کا ذکر آیا کہ اہل مغرب مسلمانون اور خصوصاً افریقی مسلمانون

کو وحشی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ نئی تہذیب و شائستگی کی اہلیت نہیں رکھتے تو شیخ
نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ اہل مغرب کا یہ خیال غلط ہے۔ ہم لوگ نئی تہذیب کی خوبیوں
کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور انکو اُس حد تک اختیار کرنے پر آمادہ ہیں جہانتک کہ اسلامی تہذیب کا
رنگ قائم رہے۔ اگرچہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خود اسلام نئی روشنی کا عکس اور مخالف ہے لیکن ہم
اسکو ہرگز نہیں مانتے۔ اسلام نئی روشنی کے بالکل مطابق ہے۔ لیکن وہ سچی مساوات سچی پاکیزگی
اور صفائی سچی ہمدردی اور رحم دلی کی تعلیم دیتا ہے۔ اہل مغرب کیطرح فرضی اور غرضمندانہ
ہمدردی اور منافقانہ زندگی سے اسکو عار ہے۔ آپ دیکھئے گا کہ ہم لوگ عنقریب اپنے حالات
کی کایا پلٹ کے اصلی تہذیب کا نمونہ بنکر اہل مغرب کو دکھا دینگے کہ وحشی اور ناقابل انسان ایسے
ہوتے ہیں۔ ہمپر شک و شبہ کے بہتان باندھے جاتے ہیں کہ ہم سفید رنگ قوموں کو زیر و
زبر کرنیکی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر سفید قوموں کو معلوم ہوتا کہ ہمارا مذہب
ہمکو فتنہ و فساد سے روکتا ہے۔ اور خواہ مخواہ اپنے ہمجنس انسانوں کی آزادی سے تاکیداً
منع کرتا ہے تو وہ کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالتے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ
حضرت مہدی موعود اسلام کی اصلی شان نمایاں کرنیکے لیے ظاہر ہوں۔ اسوقت دنیا
دیکھ لیگی کہ ہم سنوسی وحشی ناقابل جانور ہیں یا مہذب شائستہ آدمی +

بیت المقدس میں ایکدن خاص حرم کے اندر ایک بخاری بزرگ سے ملاقات ہوئی
یہ حضرت بڑے جہاندیدہ اور صاحب فہم و فراست معلوم ہوتے تھے عرصہ دراز سے مدینہ شریف
میں اقامت اختیار کر لی ہے جب میں نے روسی طریق حکمرانی کی نسبت سوالات کئے تو
بخاری صاحب نے عجیب موثر الفاظ میں تقریر کی اور فرمایا ہم لوگ حکمرانوں کو نہیں دیکھا
کرتے کہ وہ اچھے ہیں یا بُرے بلکہ خود اپنی حالت پر غور کرتے ہیں کہ آیا ہم میں وہ اہلیت ہے
یا نہیں جسکے سبب خدا تعالی ہمکو عادل اور رحمدل بادشاہ عنایت کرے۔ کیونکہ انکا عقیدہ ہے
کہ بندوں کے اعمال پر حکام کا انحصار ہے۔ اور فرمایا جنھوں نے اپنا گھر چھوڑ کر مدینہ شریف کی

اقامت اختیار کی ہو اُسکا سبب یہی ہے کہ مجکو اُس طاقت لدنی کے ظہور کا انتظار ہو جو ہم سبکو اپنی پاکیزہ روحانیت سے صاف و شستہ کرے - اور ہماری بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایکسار کر پلٹے آئے - مدینہ منورہ میں ایک تکیہ قرش بیگی ہے - تم وہان جاؤ تو متولی تکیہ سے مقسوم بخاری نام ایک کتاب مانگنا اور دیکھنا کہ اوسمین کیا لکھا ہے - اگرچہ متولی صاحب انکار کرینگے اور انکو دکھانے مین تامل ہوگا - لیکن جب میرا نام لوگے تو وہ دینگے - مینے کہا - آپنے تو اُسکو دیکھا ہوگا خود ہی فرما دیجئے کہ آخر اسمین ایسی کیا خاص بات ہے فرمایا مقسوم بخاری مین علاوہ چند خاص یادداشتون کے ایک یادداشت یہ ہے کہ چودہوین صدی کی دوسری ثلث مین حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا - اُنکے ظہور سے عیسائیون کی وہ حکومت جو سب سے زیادہ مسلمانون پر حاکم ہوگی اسلام اختیار کرلیگی - اور سب سے پہلا شخص جو حضرت امام کے دست مقدس کو مکہ کے پہاڑ کے نیچے بوسہ دے گا - وہ اوس نو مسلم بادشاہ کا ایلچی ہوگا - مجکو اس خبر سے عجیب حیرت ہوئی - اور سوال کیا کہ میرے خیال کیمو افق انگریزون کی حکومت مین مسلمان ساری دنیا سے زیادہ آباد مین - تو کیا

انگریزی تاج اسلام قبول کرلیگا؟

یہ بات عقل مین نہین آتی - آثار و قرائن بھی کچھ نہین - اگر شاہ انگلستان مسلمان ہوجائیگا تو وہ بروئے قوانین پارلیمنٹ وہ تخت نہین رہتا - اسکے علاوہ انگلستان مین بادشاہ کی شخصیت ایسی باثر نہین ہے کہ اُسکے مسلمان ہونے سے قوم کی قوم مسلمان ہوجائے - یہ سنکر بخاری بزرگ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ کچھ تعجب نکرو یہ باتین عقل مین آنیکے قابل نہین ہین - ہلاکو خان نے جب بغداد فتح کرلیا اور مسلمانون کی مایہ ناز خزانہ کو ذبح کرڈالا تو کون کہہ سکتا اور کس کی عقل مین بات گزرسکتی تھی کہ یہ سلطنت اسلام کی مفتوح ہونیوالی ہے - اور شاہ انگلستان کا زمانہ اسلام تو بہت قریب آگیا ہے - یہ اسلامی فطرت ابتدای مقرر ہے کہ خاتمہ اقوام عرب کے معنی ...

بخاری صاحب کے اصرار سے مجھکو بھی خیال آیا کہ میرے سفر سے پہلے ایک مجذوب بزرگ نام
دادا میاں راجپوتانہ کے رہنے والے دہلی میں تشریف لائے تھے اور مجھکو ساتھ لیکر تمام مزارات
بزرگان دین پر یہ دعا کرتے پھرتے تھے کہ شاہ جارج مسلمان ہوجائیں۔ اگرچہ مجھکو اور بابو
حبیب اللہ خانصاحب کو پیدا کیمپ چاند مرکو جو انکے ہمراہ تھے مستان شاہ صاحب کی اس دعا پر تعجب ہوتا تھا
مگر مستان شاہ صاحب کی زبان پر ہر وقت یہی جملہ تھا کہ شاہ جارج مسلمان ہوجائیں۔

تو کیا عجب ہے کہ قدرت اپنا کوئی نیا کرشمہ دکھائے اور انگریزوں کی حکمران پارٹی اسلام قبول کرے
عقلی طور پر غور کیا جائے تو بخاری صاحب و مستان شاہ صاحب کے یہ خیالات محض ایک
عجوبہ ہیں۔ انگریزی قوم کا افرادی حیثیت سے مسلمان ہوجانا ممکن ہے۔ مگر بحیثیت بادشاہی کے
مذہب اسلام قبول کرنا قیاس میں نہیں آتا۔ البتہ یہ امر ذرا دلکو لگتا ہے کہ مقسوم بخاری کی پیشگوئی
کا یہ مطلب ہو کہ انگریزی قوم مجموعی طور پر اپنی مسلمان رعایا کی دلجوئی و پاسداری مسلمان
بادشاہوں کی مثل یا اس سے بھی زیادہ کرنے لگے اور وہ امام آخر الزمان کی ایسی دوست
بنجائے کہ سب سے پہلے اسی کا ایلچی حضرت امام کے دست حق پرست کو بوسہ دے

دمشق میں حضرت امام نووی محدث کے مدرسہ میں ایک بزرگ حضرت مولانا بدر الدین نامی
ہیں آپ تمام ملک شام میں ممتاز محدث اور زبردست فاضل ہونیکے علاوہ صاحب کشف
و کرامات اور غیبی خبریں دینے والے مانے جاتے ہیں میری انکی عجیب پیرایہ سے ملاقات ہوئی
خانقاہ کے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر تھا۔ سامنے مولوی محمد یحییٰ
صاحب خادم خاص بیٹھے تھے۔ حضرت نے مجھکو بھی ایک پہلو میں بٹھالیا اور الٹی
سے باتیں شروع کیں کہ خطاب مجھسے کرتے اور دیکھتے اپنے خادم کی طرف۔ اور خادم صاحب
انہیں الفاظ کو دوبارہ مجھسے نقل کرتے جاتے تھے۔ حضرت کی اس عجیب و غریب روش
مجھکو بہت متعجب کیا۔ اس کے بعد جب سلسلہ کلام جاری ہوا تو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی
کیونکہ حضرت نے زمانہ آئندہ کی نسبت بہت سی خبریں ارشاد فرمائیں جنکا ماحصل یہ تھا کہ قیامت

قریب آگئی بہشت بھی آراستہ ہوگئی۔ دوزخ بھی بھڑکائی جاچکی۔ دنیا پر تاریکی نے
اس سرے سے اُس سرے تک قبضہ کرلیا۔ آفتاب رسالت کا مزرخ کعبہ کی امیدون مین جلوہ افروز ہوا
چاہتا ہے۔ اے ہندوستان والو۔ تمہاری آنکھہ کھلی یا نہین کھلی۔ نیند بھری یا نہین بھری
سوچکے اٹھو۔ دنیا اب پردہ عدم مین جانیکو تیار ہے جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو۔ کیا تم اسیواسطے
آئے ہو کہ میرا پیام اہل ہند کو پہنچاو۔ کیا ہندوستان والے ایک دمشقی کے پیغام کا یقین کرلینگے
مین نے حضرت مولانا کی اس مجذوبانہ تقریر کے جواب مین عرض کیا۔ آپکے ان کلمات
سے پہلے کچھ پہلے نہین بلکہ تیرہ سو برس پہلے قرآن شریف نے بھی یہ ہی فرمایا تھا کہ قیامت قریب
آگئی مگر آجتک اُس قرب کی منزلین مقام بعد مین مستور ہین۔ ہنسکر بولے جسدن کا شمار پچاس
ہزار برس کا ہو اُسکے قرب کی مسافت مین تیرہ سو برس گذر جائین تو کچھ عجب نہین مگر یقین مانو
کہ اب ہم منتظر وقت کے کنارہ پر آگئے ہین۔ کیا مین ہندوستان جاسکتا ہون مینے عرض کیا
بسر وچشم ہندوستان آپ جیسے حضرات کے فیضان صحبت کا ازبس محتاج ومشتاق ہے۔ اسکے بعد
حضرت نے اپنے سلسلہ علوم ظاہری وباطنی کی تحریری سند عنایت فرماکے مجکو رخصت کیا
مصر اور بیت المقدس کے بعد یہ تیسری شہادت تھی جو ظہور امام آخر الزمان کی نسبت سنی گئی۔
دمشق سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے ریل مین ایک مصری بزرگ کا ساتھہ ہوا جنکا نام نامی شیخ
عبد الفتاح تھا پچیس سالہ نوجوان ہین اور مصر کے ایک لکھہ پتی امیر کبیر کے لڑکے ہین قرآن
شریف کے حافظ ہین اصول دین سے خوب ماہر ہین اور مصر کے امیرزادونکی مثل انگریزی اور
فرانسیسی بھی پڑھی ہے لیکن تھوڑے عرصہ سے خود بخود انقلاب ہوا کہ پتلون کوٹ
اُتار کر جو مصری امرا کا لازمی لباس ہوگیا ہے ٹاٹ کا موٹا کرتہ پہننے لگے ہین جسکا گریبان
چاک رہتا ہے۔ ہر وقت اللہ ہو کے نعرے مارتے اور آنسو بہاتے رہتے ہین گوری چٹی
چینی کی سی مورت بڑی بڑی خوبصورت آنکہین مگر ہر وقت آنسوون سے عجب
اثر دار صورت ہے حجاز ریلوے کی گاڑیان امر تدینہ سے بنائی گئی ہین لہ گاڑی کی

گاڑی سے لیکر انجن تک جانے آنے کا راستہ موجود ہے اسلئے مین اکثر اوقات حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوتا رہتا تھا چھ رات دن بڑے لطف کے کٹے۔ اگرچہ ریل دمشق سے مدینہ منورہ تک تین روز مین پہنچ جاتی ہے لیکن میرے سفر کے وقت ایک حادثہ کے سبب گاڑی لیٹ پہنچی تھی شیخ عبدالفتاح ایک شمع تھی جسکے گرد ہم سب مسافر پروانون کی طرح گھرے رہتے تھے۔ اور شیخ کے فلسفیانہ سوز و گداز سے لبریز نکات سنتے رہتے تھے۔ ایکدن مینے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ مصر کا انجام کیا ہونا ہے۔ مینے اہل مصر کی معاشرت کو بہت ہی زبونی مین دیکھا۔ مسلمان علانیہ بازارونمین شراب پیتے ہین سب داڑھیان منڈواتے ہین۔ عورتین بے حجابانہ بازارونمین پھرتی ہین۔ اگر یہی کیفیت ترقی کرتی رہی تو اسلامی غیرت و حمیت کا بالکل خاتمہ ہو جائیگا۔ یہ سنکر حضرت شیخ جھکے اور میرے کان مین چند لفظ فرمائے جنکو مین ظاہر نہین کر سکتا۔ لیکن انکا اثر آجتک اپنے دلمین پاتا ہون اور ایمان رکھتا ہون کہ جو کچھ انھون نے فرمایا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔ مدینہ شریف پہنچکر عجیب عالم دیکھا۔ سیکڑون علماء و مشائخ کا جمگھٹا ہر وقت حرم کے اندر لگا رہتا ہے ہر بزرگ کے معتقدون کا جداگانہ حلقہ ہوتا تھا۔ مگر شیخ عبدالفتاح کی سی بات کسیکو نصیب نہ تھی اس ٹاٹ کے کرتہ والے نوجوان درویش کا یہ اثر تھا کہ ادنی اور اعلی چھوٹا اور بڑا انکی دست بوسی و دامن بوسی کیلئے گرا پڑتا تھا۔ خدام حرم شریف کی آنکھون سے لاکھون آدمی گزرتے ہین وہ کسی طرف عقیدتمندانہ نظر ڈالنے کے عادی نہین ہین۔ مگر شیخ عبدالفتاح پر یہ سب شیدا تھے بیچارا شیخ خلقت کی شبانہ روز یورش سے گھبرا گھبرا جاتا تھا۔ ایکدن خواجہ سراؤن کے چبوترہ پر جو روضہ مبارک کے پہلو مین واقع ہے حضرت شیخ تشریف فرما تھے۔ آدمی بھیجکر مجکو طلب فرمایا۔ اور پاس بٹھا کر ارشاد کیا۔ جانتے ہو۔ اس روضہ کے اندر کون ہے۔ یہ کہا مزار اقدس کی طرف اشارہ کر کے آنکھونمین آنسو بھر لائے اس سوال سے میری یہ نوبت ہوگئی کہ کلیجہ منہ کو آنے لگا اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ شیخ نے تھوڑا سا پانی پلایا اور

جھک کر وہی الفاظ پھر کان میں کہے جو ذیل میں فرمائے تھے کسی شخص نے جو غالباً الجزائر یا تونس کا تھا عرض کیا کہ مسلمان چاروں طرف سے گھر گئے دشمنوں نے ہم سب کے زیر کرنے پر کمر باندھی ہے۔ دعا کیجئے کہ انجام بخیر ہو۔ یہ سنکر شیخ جوش میں آگئے اور زور سے کہا کہو لا الٰہ الا اللّٰہ سب حاضرین نے تکبیر کہی اس کے بعد فرمایا اسی میں موت ہے اور اسی میں حیات پھر کہو۔ لا الٰہ الا اللّٰہ اسی سے نجات ہے یہی ہمارا پہلا لفظ ہے۔ یہی ہمارا آخری لفظ ہوگا۔ اسی کے سہارے ہم دنیا میں آئے اور دنیا ہم میں آئی۔ اسی کے بل پر ہم آجتک قائم ہیں اور اسی کے توسط سے ہم سب لیٹنے والوں اور بیٹھنے والوں کو از سر نو قائم کریں گے پھر کہو لا الٰہ الا اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد حضرت شیخ عبد الفتاح کا سن مجھسے بہت کم تھا لیکن باعتبار علم و عقل و باعتبار عرفان لدنی وہ ہزار برس کے معلوم ہوتے تھے بعض وقعہ ایسے ذو معنی اور پر اسرار فقرے بول جاتے کہ اچھے سے اچھا سمجھدار چکرا جائے ایکدن ارشاد فرمایا۔ ہمکو ہندوستان کا چھپا ہوا قرآن شریف پسند ہے اور ہم اُن ترجموں کو بھی دوست رکھتے ہیں جو ہندوستانی زبان میں کئے گئے ہیں۔ مینے عرض کیا میرے پاس ایک حمائل شریف ہے جسمیں دہلی کے ایک بڑے عالم مولوی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ شامل ہے۔ حکم ہو تو پیش کروں۔ فرمایا لے آؤ۔ حمائل شریف کو دیکھہ کر بہت مسکرائے اور ارشاد کیا۔ الفاظ قرآنی کی برکت سے ہندی زبان کو قرآن میں شرکت کا فخر حاصل ہوگیا۔ حروف قرآنی نے حروف اردو کو آغوش شفقت میں لے رکھا ہے۔ دیکھو میں تم سے ایک بات کہتا ہوں ہندوستان جاکر ایک اچھا قرآن مجکو بھیجدینا۔ مینے عرض کیا۔ مصر روانہ کیا جائے۔ یا مکہ معظمہ۔ کیونکہ حضرت شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جانیوالے تھے شیخ نے اس سوال کا جواب اُسی طرح جھک کر کان میں دیا۔ اُسوقت مین سمجھا کہ ان سب باتوں کا مطلب وہی تھا جسکا ذکر ابتدائی کتاب سے ہو رہا ہے

مدینہ شریف میں گرمی بہت تھی۔ ایکدن رات کو چاندنی میں باب رحمت کے قریب اپنے مکان کی چھت پر لیٹا ہوا تھا اور گنبد مبارک کی سبزی کو چاندنی میں جھلکتا ہوا دیکھہ رہا تھا

اتنے مین آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ پہاڑون کے دامن مین کھڑا ہون۔ چارونطرف
چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی بٹیان پڑی ہین جنمین سے سبز شعا مین نکل رہی ہین۔
سلسنے چند سیاہ کمبل تنے ہوئے ہین۔ وہان سے کچھ عورتین بھیک مانگتی ہوئی میرے
قریب آئین۔ اُنکے ساتھ کتے بھی ہین جو مجھپر بھونکتے ہین اتنے مین دیکھا کہ خان بہادر
سید اکبر حسین صاحب جج الٰہ آبادی خاکی وردی پہنے ہوئے آئے اور کہنے لگے ان روشن
پتھرونکو اُٹھالو۔ اور پانی سے دھوکر نہاؤ اور اپنے بچونکو نہلاؤ۔ تاکہ زمین اور آسمان کی
بلائین دور ہون اور ہم سبکو عزاب ستدین کا معدہ دیا جائے۔ مینے کہا یہ آپ کس دلیل
سے کہتے ہین جج صاحب نے سامنے کی طرف اشارہ کیا کہ اُنھون مجھسے کہا ہے۔ مینے
مڑکر اُن کے اشارہ کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز گبند نظر آیا اور
ایک کیفیت سی طاری ہوگئی۔ اسوقت مینے بہت سی بٹیان چن لین مین دیکھتا تھا کہ وہ
اسقدر روشن ہین کہ انکی روشنی انگلیون کی گھائیونمین سے نکل رہی ہے مجھکو مین چاہتا
تھا کہ مدینہ منورہ کے شیخ المشایخ حضرت سید حمزہ رفاعی سے اس خواب کی تعبیر پوچھون
کہ اتنے مین منشی عبد اللطیف خان صاحب جام نگری در تلامی تشریف لے آئے اور کہا
چلئے سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالی کے مزار کی زیارت کر آئین۔
چنانچہ مین اُنکے ساتھ جبل اُحد چلا گیا۔ حضرت سیدنا حمزہ کی زیارت سے فارغ ہوکر
مینے خواہش کی کہ اُحد کا میدان جنگ دیکھنا چاہتا ہون جہان حضور سرور کائنات کا
قریش سے خون آشام معرکہ ہوا تھا۔ رہبر صاحب پہاڑ کے دامنون مین لیگئے۔ وہان جاکر
بعینہ خواب کا منظر نظر آگیا۔ کمبل کے سیاہ خیمے تنے ہوئے تھے۔ اُن مین سے بدو عورتین
بھیک مانگنے کیواسطے نکل آئین اور ساتھ ہی کتے بھی بھونکتے ہوئے دوڑے جب ہم
پہاڑ کے قریب پہنچے تو بٹیان بھی سبز رنگ کی کثرت سے نظر آئین جنکو مین نے اپنی جیبون
مین بھر لیا۔ مدینہ شریف واپس آکر مینے ایک بزرگ سے جو مراکش کے رہنے والے

تھے۔ یہ عجیب و غریب خواب بیان کیا۔ اُنھون نے فرمایا کہ آج اس خواب کی تعبیر دینے والا کوئی نہین تم ان پتھرون کو ہندوستان ساتھ لیجاؤ۔ اور خواب کے موافق انکو دھوکر لوگون کو غسل کراؤ۔ لیکن انکا اصل بھید جب کھلے گا جب مکہ معظمہ سے ظہور امام آخرالزمان کی خبر شائع ہوگی۔ مین حیران تھا کہ اس ملک مین ہر شخص کا منتہائے خیال ظہور مہدی ہے اور مجکو یہ باتین بہت ہی متاثر کرتی تھین۔

ایک اور پُر اسرار خواب

میرے طریقہ مین خوابون کا بیان کرنا مستحسن نہین سمجھا جاتا لیکن چونکہ اسوقت مجکو ظہور حضرت امام مہدی کے آثار و قرائن اور اسلام کی تحریکات پر گفتگو کرنی ہے اس واسطے مین اپنے رویا کے اظہار مین احتیاط نہین کرتا ایک خواب آپنے ابھی سنا دوسرا اس بھی عجیب یہ دیکھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم **افغانی** لباس مین کھڑے ہوئے ہین اور آپکے سامنے صدہا دلون کا ڈھیر ہے جنھین دراڑین پڑی ہوئی ہین آپکے دائین طرف کیاری کھجورونکے چند درخت ہین جنکے پتے توڑتے ہین۔ اور ایک شکستہ دلکو اُس پتے سے باندھ دیتے ہین مجھپر اس نظارہ نے بڑا اثر ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ حضور یہ کیا عالم ہے۔ فرمایا میری اُمت کے دل شکستہ ہوگئے انکو باندھ رہا ہون۔ آپچے تو بھی باندھ! صبح اس خواب کو بھی مینے اُن مراکشی بزرگ سے بیان کیا۔ فرمایا مسلمانان عالم روز روز کی ناکامیون اور پریشانیون سے شکستہ خاطر ہوگئے ہین۔ اور اُنکو کوئی ذریعہ خاطر جمعی کا نظر نہین آتا۔ اس خواب مین یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ایک است نخلستان کے پتون سے اپنے دلکی جراحتون پر پٹی باندھے۔ یہ تو اس کے ظاہری معنے ہین۔ اور باطنی معنے وہی ہین جنکو آج سمجھانا ناممکن ہے ظہور مہدی کے بعد سمجھ مین آئینگے +

اسی طرح ایک روز جالی پکڑے ہوئے کچھ عرض کر رہا تھا۔ کہ اتنے مین ایک شخص آیے

بعد بغل مین سے نکالکر دو بڑی بڑی خیبری روٹیان دینے لگے۔ اول تو مجکو اس بیمو قع عطیہ سے تعجب ہوا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ یہ کوئی سائل ہین اسواسطے روٹیان لے لین اور ایک ڈھائی روپیہ کا سکہ انکی نذر کرنا چاہا جسکو انھون نے نہایت آشفتگی سے واپس کر دیا اور فرمایا یہ مینے اسلئے نہین دین کہ تم مجکو کچھ دو بلکہ اس امر مین ایک راز ہے۔ چنانچہ وہ روٹیان تو مین اپنی ہمراہ لے آیا مگر آجتک اس راز کا پتہ نہ چلا۔ قصہ مختصر اسی قسم کے متعدد واقعات اس سفر مین ایسے پیش آئے جنکا تعلق اُن جذبات اور کیفیات سے تھا جو ممالک اسلامیہ مین موجزن مین۔ اور جنکے کیف مین ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار نظر آتا ہے۔ ناظرین کو اس طویل مع حواشی سے اس نتیجہ پر پہنچنا چاہئے کہ افریقہ مین سنوسیونکی نرالی اور انوکھی تحریک نہین ہے۔ بلکہ ممالک اسلام مین ایسی بیسیون تحریکین کام کر رہی ہین جنکا سمجھنا ایسا ہی دشوار ہے جیسا کہ سنوسی تحریک کی اصلی غرض و غایت تک کسی دماغ کی رسائی نہین ہو سکتی لکھنے کو اخبار ون کے نامہ نگار کچھ ہی لکھدین خیال آفرینی اور انشا پردازی کی طاقت سے موہوم اور بے اصل باتونکو حقیقی اور واقعی کر کے دکھادین لیکن انصاف یہ ہے کہ وہ سنوسی تحریک کی اصلیت کا ایک ذرہ بھی نہین جان سکتے۔ اور جو کچھ ہے رجماً بالغیب ہے

ایک سنوسی بزرگ سے ملاقات

دمشق سے واپس ہو کر جب مین بیروت مین آیا تو گولب الصباح ہوٹل مین ٹھہرا برابر کے کمرہ مین ایک عرب مقیم تھے جو طرابلس الشام کے باشندہ تھے۔ (طرابلس الشام بیروت سے بہت قریب ہے) شام کو اتفاقیہ انسے سلسلہ کلام چھڑ گیا۔ آدمی ذہین اور واقفکار تھے حافظ عبدالرحمن سیاح امرتسری کا ذکر کرنے لگے کہ جب وہ طرابلس مین آئے تھے تو مین اُن سے ملا تھا۔ اور اُسوقت مین ذیہ شعر پڑھے تھے (اسلام کا جسم بھی نئی دریافت کی مطابق بیشمار ذرات کا مجموعہ ہے۔ خیال تھا کہ آجکل ان ذرونمین زندگی کی حرکت

گم ہو گئی ہے ۔ مگر میں امین ایک انقلاب انگیز ہل چل دیکھتا ہوں جبکا ظہور عالم اتکو
اسوقت نظر آئیگا جبکہ یہ جراثیم کامل طور پر تندرست ہو جائین ۔ اور ہر ذرہ وجود اسلامی
کے شان کے مطابق حرکت کرنے لگے) حافظ عبد الرحمن نے یہ اشعار لکھ لئے تھے
آپ بھی لکھ لیجئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑے سنوسی عالم سفر کے لکھے ہوئے ہین ۔
سنوسی کا نام سنکر مینے بہت بیتابی سے انکو اسرار کی نسبت سوالات کرنے شروع
کئے ۔ مگر عرب نے نہایت سنجیدگی سے کہا مین جواب اچھی طرح نہین دے سکتا ۔
چلیئے دوسرے کمرہ مین ایک سنوسی بزرگ ٹھہرے ہوئے ہین اُنسے ملئے شاید وہ
آپکے حسب منشا جواب دیسکین چنانچہ یہ صاحب مجکو ان بزرگ کی پاس لیگئے
سنوسی ساٹھ برس کے سن رسیدہ سرخ و سفید عرب تھے عمامہ کے اوپر مراکشی مشائخ کے دستور
کے موافق ایک اور سفید کپڑا ڈال رکھا تھا ۔ جو کانون پر سے ہوتا ہوا گلے مین حائل
تھا ۔ بہر وقد تعظیم کو اُٹھے اپنے برابر کوچ پر بٹھا لیا ۔ اور دیر تک خیریت اور ہندوستان
کی حالت دریافت کرتے رہے ۔ خادم قہوہ لایا اور اسکے دو دو دور چلے ۔ لیکن مین سنوسیہ
طریقہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اسقدر بیچین تھا کہ یہ سب خوش اخلاقی کی باتین
نہ ہر معلوم ہو رہی تھین چاہتا تھا کہین جلدی سے یہ سلسلہ ختم ہوا ور مین اپنے
سوالات شروع کرون ۔ شیخ نے میری آتش شوق کو اور بھڑکا دیا کہ ہندوستان کے
حالات اس پیرایہ سے پوچھنے شروع کئے جیسے کوئی بڑا محقق کسی ملک کے اصولی امور
سے واقفیت کیلئے سوالات کرتا ہے سلسلہ کلام ختم کرنا چاہتا تھا ۔ مگر یہ مقدس
تصویر برابر منہ سے بول رہی تھی ۔ اور بات ختم نہ ہوتی تھی ۔ آخر جب شیخ نے یہ سوال کیا
کہ اگر بیرونی مشائخ تمہارے ملک مین جائین تو ہندوستانی اُنکی طرف توجہ کرین گے
اور اُنکی بات مانین کے یا نہین ؟ تو مینے کہا کہ اہل ہند ممالک اسلامیہ کے ہر فرد کا دلی خلوص
سے خیر مقدم کرتے ہین ۔ یہان کے مشائخ جائین تو ہاتھون ہاتھ لین ۔ لیکن یہ امر کہ

وہ مشائخ غیر کا کہا مانین گے یا نہین اسکا جواب اسپر منحصر ہے کہ سوال معلوم ہو آپ اگر اُن سے یہ خواہش کرین کہ تم انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنے کو کھڑے ہو جاؤ تو وہ اسکو ہرگز قبول نہیں کرینگے۔

شیخ - کیون کیا وہ مسئلہ جہاد کو تسلیم نہین کرتے۔

مین - کیون نہین وہ اسلام کے سب مسائل پر عقیدہ رکھتے ہین - لیکن اس قدر احمق اور بیوقوف نہین ہین جتنا اُنکو اس ملک کے لوگ سمجھتے ہین بلکہ مین کہونگا کہ بعض باتون مین اہل ہند اہل عرب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار ہین - جہاد کا مسئلہ ہمارے ہان بچہ بچہ کو معلوم ہے وہ جانتے ہین کہ جب کفار مذہبی امور مین حارج ہون - اور امام عادل جسکے پاس حرب و ضرب کا پورا سامان ہو لڑائی کا فتویٰ دے تو جنگ ہر مسلمان پر لازم ہو جاتی ہے - مگر انگریز نہ ہمارے مذہبی امور مین دخل دیتے ہین نہ اور کسی کام مین ایسی زیادتی کرتے ہین جسکو ظلم سے تعبیر کر سکین نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے ایسی صورت مین ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی شخص کا کہنا نہ مانین گے اور اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالین گے۔

شیخ نے یہ جواب سنکر حیرت سے طرابلسی عرب کو دیکھا اور کچھ سوچکر کہا آفرین آفرین تم لوگ ٹھیک راستہ پر ہو - یہی چاہیئے - مگر دیکھو مسلمانون کی زندگی جنگی ولولہ سے باقی رہتی ہے - ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ تمہاری طاقت زائل ہو جائے - اور زندہ قومون کے دفتر سے نام کٹ جائے

مین - پچاس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب ہم نے انگریزون سے ایک آخری اور فیصلہ کن لڑائی لڑی تھی اسکے بعد ہم لوگ ہتھیار رکھکر بیٹھ گئے - اور ہمیشہ بیٹھے رہینگے - اگر انگریزون کا یہی منصفانہ اور دلجوئی کا برتاؤ رہا - اس عرصہ مین جہانتک ہم سمجھ سکتے ہین ہماری دینی یا دنیاوی زندگی مین کچھ فرق نہین آیا عرب سے زیادہ ہم مین نمازی ہین - عرب سے زیادہ ہم مین حافظ قرآن ہین عرب سے زیادہ ہمارے ہان عربی درسگاہین ہین گو ہمین اسکا اقرار ہے کہ عرب سے زیادہ ان مدرسون کی تعلیم اچھی نہین ہے اور عرب کی مثل عمدہ نتائج بھی برآمد نہین ہوتے - تاہم یہ امر لحاظ کے قابل ہے کہ عربی اور دینی

تعلیم کیلیے ہم لوگ اہل عرب سے زیادہ کوشش کرتے ہین ہندوستان مین بھی خانہ جنگی عرب سے کم نہین لیکن دینی قومی باتون مین وہ سب ایک ہوجاتے ہین - بیرونی ممالک اسلامیہ کے حوادث سے وہ اپنے ملکی حوادث کی طرح متاثر ہوتے ہین جب کسی اسلامی خطہ پر کوئی مصیبت پڑے تو ہندوستانی مسلمان بیتاب ہوجاتے اور جانی مالی سے مدد کرتے ہین - اور اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ اہل ہند کی قومی زندگی تنزل پذیر نہین ترقی کنان ہے - اور لڑائی کے عدم وجود نے انکی حیات مین خلل نہین ڈالا اسکے بعد کچھ اور گفتگو ہوتی رہی اور آخر مین میرے سوالات شروع ہوئے -

مین - کیا آپ فرماسکتے ہین کہ شیخ سنوسی کس طریقہ کے بزرگ ہین اور انکی نسبت جو کچھ یورپین اخبارات لکھتے ہین اسکی کچھ اصلیت بھی ہے یا نہین -

شیخ - ہمارے حضرت کو سیدنا حضرت احمد بدوی طنطاوی سے فیض پہنچا ہے لیکن بیعت بعض لوگونسے بدویہ سلسلہ مین لیتے ہین - بعض سے شاذلیہ مین بعض سے خلوتیہ و قادریہ مین (ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ طنطا قاہرہ مصر کے قریب ہے - سیدنا احمد بدوی کا وہین مزار ہے - ممالک اسلامیہ مین حضرت کا وہی رتبہ مانا جاتا ہے جو ہندوستان مین حضرت خواجہ خواجگان اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) یورپین اخبارات جو کچھ لکھتے ہین ہم اس سے بیخبر نہین ہین - انکی بعض باتین واقعی بھی ہوتی ہین - مین بھی سنوسی ہون اور اپنے سلسلہ کے کامون سے ایک حد تک واقف ہون ہم لوگون کی نسبت یہ خبرین مشہور کرنا کہ ہم سفید کفار کے خلاف طاقت جمع کر رہے ہین بہتان ہے - نیز یہ کہنا کہ ہمارے کچھ ایسے مخفی اصول ہین جنکو سوائے سنوسیون کے کوئی فرد بشر جان نہین سکتا بالکل جھوٹھ ہے - اور یہ بات کہ سنوسی تحریک ساری دنیا مین پھیلائی جارہی ہے اسکی صرف اتنی اصلیت ہے کہ ہماری جماعت کے داعی ملکون مین بھیجے جاتے ہین - تاکہ زمانہ کے قدیم و جدید تغیرات کو مشاہدہ کر کے اپنے طریقہ کے لئے کوئی بہتری کا تجربہ حاصل کرین

اسی ضمن مین ہم کو ہر بادشاہ کے اصول جہانداری بھی معلوم ہو جاتے ہین اور اسلام کے زمانہ آیندہ کی نسبت رائے زنی کرنے اور چارہ کار کی تیاری کے لیئے کمر باندھنے مین بھی مدد ملتی ہے مین کیا سنوسیون مین ایسے لوگ موجود ہین جو دنیا کی دوسری زبانون پر عبور رکھتے ہون - کیونکہ کسی غیر ملک خصوصًا یورپ کا سفر بغیر واقفیت زبان کے محال ہے -

یہ سنکر شیخ مسکرائے - اور فرمایا کیا تم نے بھی بعض عیسائیون کی طرح ہمکو وحشی اور غیر متمدن سمجھ لیا - جناب ہم سنوسیون مین متعدد آدمی ایسے مین جو یورپ کی سب زبانین جانتے ہین - اور صرف زبانین ہی نہین جدید فلسفہ اور تمام نئے علوم سے واقف ہین یورپین قومون کی باہمی سیاست اور پالیسی اور اس پالیسی سے جو یورپ مسلمانون کے ساتھ برت رہا ہے - آگاہ ہین - ہمارے پیرومرشد حضرت شیخ سنوسی الاعظم کے پاس ایسے لوگ موجود ہین جو انکو یورپین اخبارات کا خلاصہ سناتے ہین اور ہر نئی کتاب کا جس کا مسلمانون سے تعلق ہو اقتباس حضرت شیخ کو ملجاتا ہے - ہمارے داعی سیکڑون کی تعداد مین یورپ جاتے ہین - وہان کے چپہ چپہ سے واقف ہین -

اہل یورپ ہم سنوسیون کا راز معلوم کرنیکے لئے بیچین ہین اور یہ بیچینی اخبار نامہ نگارون کی سنسنی خیز خبرون سے زیادہ بڑھ رہی ہے - مگر وہ یاد رکھین کہ ہمارا راز کوئی مخفی راز نہین ہے - ہم دنیا مین کلمہ توحید کے رشتہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین - ہم مسلمانون کو ظاہر و باطن سے آراستہ اور اسلام کا پورا نمونہ بنانا چاہتے ہین - اور اسکی تکمیل کے لیئے ہمنے ان ذرائع کو بھی فراہم کرلیا ہے جو اس دور جدید مین کسی قوم کی زندگی کیلیئے ضروری ہین - اور وہ ہتھیار اور سامان جنگ ہے - آج ہم ایسے طاقتور ہین کہ اگر سارا یورپ افریقہ پر حملہ آور ہو تو ایک کافی مدت تک اسکو اپنے شہرون مین گھسنے نہ دینگے -

مین معاف فرمایئے کا قطع کلام کرکے یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپکو تمام دنیا کی خبرین ملتی ہین تو ہندوستان کا حال بھی معلوم ہوگا - کیا آپ اسکی نسبت کوئی خیال ظاہر کرسکتے ہین

شیخ - ہاں مجکو تمہارے ملک کی کیفیت معلوم ہے تم لوگ اہل مصر کی طرح
نئے زمانہ کی چمک دمک کے عاشق ہو گئے ہو - تمہارا حس برباد ہو گیا ہے شملہ
پر ہمارے داعی نے دیکھا کہ بعض سڑکون پر غریب اور میلے کپڑے والے لوگ راستہ
نہین چل سکتے - خود آپ کی دہلی مین بعض سڑکین امیرون کے لئے مخصوص ہین جنپر
غریبون کی سواریون کا چلنا جائز نہین - یہ امتیاز فطرت الٰہی کے خلاف ہے - اسلام
اسکی اجازت نہین دیتا کہ دولتمند تو ایک راستہ پر چلے اور غریب کو اسپر چلنے کا حق نہ ہو
اگر تم لوگون مین حس ہوتا تو اپنی حکومت سے اس امتیاز کو دور کرلیتے -

مین نے شیخ سنوسی کی اس تقریر کو بہت تعجب سے سنا اور جواب دیا کہ اگرچہ آپ کا
یہ ارشاد درست ہے مگر اسکی وجہ پر آپکو کافی عبور نہین - شملہ پر جو سڑک اعلیٰ کپڑے والون
کے لئے مخصوص کیگئی ہے وہ امیری غریبی کے خیال سے نہین بلکہ اصول صحت کو ملحوظ
رکھکر یہ بات ضروری سمجھی گئی ہے کہ میلے کپڑے والے اسپر نہ چلین -

شیخ - مین اس موہوم جواب کی حقیقت سے واقف ہون - سب مغربی والے اہل مشرق
کو ذلیل کرنیکے لئے یہی عقلی توجیہات نکالا کرتے ہین - تم اپنی حکومت کی بریت نکرو - دوسری
بات جو ہمارے داعی نے محسوس کی وہ اہل ملک کا باہمی نفاق ہے ہندو مسلمان آپس مین
خواہ مخواہ کٹے مرتے ہین - اصول سیاست کے لحاظ سے انہین کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے
مینے اس اعتراض کا بھی جواب دینا چاہا - مگر شیخ نے اسکے سننے سے انکار کیا اور کہا مین
تمام اسرار اور انکی حقیقتون سے واقف ہون - تم مسلمانان ہند کی اصلی غرض و مشکلات
کو بھی جانتا ہون - زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین - مینے بھی شیخ کی منشا کے موافق سلسلہ
گفتگو کو بدلدیا اور دریافت کیا کہ آپ اپنے شیخ الاعظم کو مہدی تصور کرتے ہین - شیخ نے کہا نہین ہرگز
نہین نہ ہمارے حضرت نے کبھی اسکا دعویٰ کیا نہ ہم نے یہ عقیدہ ظاہر کیا - ہمارے عقیدہ کے موافق
چونکہ ظہور حضرت امام مہدی قریب ہے - اسلئے ہمارے شیخ حضرت امام کے علم بردار ہونگے

نے کہا اگر حضرت امام مہدی کا ظہور آپ کے خیال کیموافق قریب آگیا ہے تو کیا آپ بھی بتا سکتے ہین کہ وہ کہان ظاہر ہونگے اور انکا ظہور دنیا مین کیا انقلاب پیدا کریگا۔ اور اس انقلاب کے کیا اسباب ہونگے۔ مین یہ بھی دریافت کرتا ہون کہ ظہور قریبی کی بدلے آپ کوئی ٹھیک تاریخ اور وقت امام آخر الزمان کی ظہور کے متعلق قائم کر سکتے ہین یا نہین۔ شیخ اس سوال کو سنکر تھوڑی دیر خاموش رہے اسکے بعد فرمایا۔ یہ بات نہ پوچھو یہ بڑا بھید اور فسانہ ہے۔ ہم سنوسیونکی خیالات حضرت مہدی کی نسبت راز مین رہین تو اچھا ہے۔ لیکن مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ حضرت امام آیندہ یعنی سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین ظاہر ہو جائینگے[ے] مقام ظہور وہی ہے جسکا ذکر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین صراحت کیساتھ مذکور ہے۔ یعنی مکہ معظمہ اسمین کسی تاویل کی گنجایش نہین۔

مین جب ظہور مہدی کا وقت اتنا قریب آگیا ہے تو پھر اسباب انقلاب پر رائے زنی نہ کرنا میرے نزدیک جائز نہین۔ آپ احتیاط کیجئے اور میرے سوال کی تشریح ضرور فرمائیے تاکہ ہم اہل ہند آپ کی خیالات سے اپنے طرز عمل کی نسبت کوئی نتیجہ نکال سکین۔

شیخ نے فرمایا اصلی حقیقتون کا اظہار ناممکن ہے۔ سطحی اور موٹے موٹے واقعات جو ہمارے عقیدے کے موافق عنقریب پیش آنیوالے ہین بیان کئے دیتا ہون۔ سنیے وہ دن دور نہین کہ ترکی حکومت عیسائیون کی نرغہ مین پھنس جائیگی اور ہولناک خونریزیان ہونگی۔ ایران مین بھی زخمیونکی چیخ و پکار انھین ایام مین سنائی دیگی۔ کابل و بخارا بھی حرکت مین آئینگی۔ چین کا زلزلہ جاپان کے لیئے مفید ہوگا۔ شاید چین کے زلزلہ کو آپ نسمجھین۔ مگر مین اسکو سمجھا نہین سکتا۔ اسکا سمجھنا جاپانی سیاست کے سیکھنے پر منحصر ہے اتنا کہکر شیخ طرابلسی عرب سے مخاطب ہو گئے اور فرمایا ہم مسلمان دنیا کی ہر گوشہ مین کیسی شکستہ خاطر اور مایوس نظر آتے ہین اور نہین جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْیَأْسُ مِنَ الْکُفْرِ (مایوسی کفر ہے)

طرابلسی عرب نے افسردہ صورت بناکر کہا جناب آثار ہی ایسے ہین مسلمانون کی ہمت پست نہ ہو تو کیا ہو۔ آپ نے ظہور امام مہدی کو خبر تو دیدی مگر اُن باتون کو بیان نہ کیا

ے سنہ کا قطعی تقرر قرب کی دلیل ہے یعنے اسی زمانہ کے قریب قریب کسی سال مین ظہور ہوگا۔

جن سے مسلمانون کی ہمت بندھتی اور کوئی تسکین وتسلی کی صورت نظر آتی عرب کے اس کہنے سے شیخ کو جوش آگیا اور بولے گھبراتے کیون ہو- بہتری کا زمانہ کچھ بہت دور نہین ہے عنقریب اپنی آنکھ سے سب کچھ دیکھلوگے- حضرت امام کے ظہور کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا عیسائی[۵] بادشاہ اسلام کا حلقہ بگوش ہوجائے اور ایشیا کی ایک اور سلطنت بھی اسلام کے دائرہ مین شریک ہو- مین دیکھتا ہون کہ نومسلم عیسائی سلطنت کی فوجین مہدوی نشان کے نیچے دشمن سے لڑ رہی ہین - مجکو یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ روس کے دار الحکومت مین زار روس مسلمان سپہ سالار کے سامنے بندھا کھڑا ہے میرے کان چینی محلون کے اوپر توحید کی اذان سن رہے ہین - دیکھو دنیا مین توحید کی سہانی روشنی چمک رہی ہے اور دیکھو مہدی کی روحانی برکتین آدمیونکے دلونکو حرص وطمع اور خود غرضی سے پاک کردیا- سائنس نے اتنی ترقی کی کہ آدمی دریاؤنکو اخبار کے کاغذ کی طرح سمیٹ اور لپیٹ سکتا ہے- پہاڑونکو بہت آسانی کے ساتھ گھر کے کوڑے کی طرح جھاڑو سے صاف کررہا ہے- روٹی کے بغیر اسکا پیٹ بھر جاتا ہے ہزارون کوس آن کی آن مین پلک جھپکاتے پہنچ جاتا ہے- بربّ کعبہ مجھے یقین ہے کہ یہ جو کچھ مینے کہا سب پورا ہوکر رہے گا- ہماری قرآن مین اک اک فقرہ کے اندر سائنس کے بیشمار کمالات مخفی ہین- اگر اہل یورپ کی طرح ہم لوگ ان الفاظ پر غور کرتے تو سائنس کی نوپیدا طاقتون کے مالک ہوجاتے- مگر ہمنے ایسا نہین کیا- اور قدرت کے یہ لاتعدال خزانے غیرون کے ہاتھ مین چلے گئے- میرے شیخ نے یہ بالکل سچ فرمایا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی موجودہ ترقیان صبح کاذب کی مثل ہین- جہالت کی رات ختم ہونیکے بعد پہلی صبح کاذب کی روشنی نمودار ہوتی ہے- اسکے بعد صبح صادق چمکتی ہے اور اپنے نورانی سلسلہ کو طلوع آفتاب تک منقطع نہین ہونے دیتی سو واقع مین مغربی فلاسفرون اور موجدون کے کمالات سے گو دنیا مین یہ یقین پیدا ہوگیا ہے کہ جہالت و نادانی کی رات ختم ہوئی- مگر کامل الیقین صبح صادق کا ظہور سے پہلے نہین ہوسکتا صبح صادق حضرت امام آخر الزمان کی ذات پاک ہے جس مین

[۵] بخاری بزرگ نے انگریزونکا صاف نام لیا تھا مگر شیخ سنوسی نے مجمل کہا ممکن ہے اس سے اور کوئی عیسائی حکمران مراد ہو-

قدرت آلہی نے سائنس کی تمام طاقتونکو یزدانی قوت سے مغلوب کرنیکا ملکہ عنایت فرمایا ہے پہاڑون کا صاف کردینا۔ دریاؤن کا سمیٹ لینا اور اسی قسم کی باتین جنکو مین نے ابھی بیان کیا اختراعات کی دنیا مین ابھی تک نمودار نہین ہوئین۔ لیکن حضرت مہدی کے خروج کرتے ہی یہ سب پردہ اخفا سے میدان ایجاد مین آجائینگی۔

مین نے سلسلۂ گفتگو کو قطع کرکے عرض کیا کہ آپکے شیخ الاعظم ظہور مہدی کے بعد کیا کرینگے شیخ نے فرمایا وہ امام آخرالزمان کی علم برداری پاجائینگے۔ ایک علم اُنکی ہاتھ مین ہوگا اور دوسرا عیسائیونکی تو مسلم حکومت کی ہاتھ مین تیسرا خراسان کے بادشاہ کو دیا جائیگا جس کے لشکر مین سنوسیون کی طرح پرہیزگاری اور دینداری رائج ہوگی اُنکے رنگ سُرخ وسفید جسم چوڑے چکلے عقل اہل یورپ سے بھی تیز حرارت اسلام اور تقوی قرون سابقہ کے مسلمانون کا سا حضرت امام اس بادشاہ کو بہت دوست رکھینگے اس بادشاہ کے نام مین بھی تقرب الٰہی کے الفاظ ہونگے۔ اتنا کہکر شیخ نے فرمایا اب میرے اوراد کا وقت ہے۔ آپ حضرات کل کسی وقت تشریف لائیے گا۔ یہ سنکر مین طرابلسی دوست کے ہمراہ اُٹھکر اپنے کمرہ مین چلا آیا۔ مجھپر شیخ کی باتون نے ایک کیفیت طاری کر رکھی تھی کانونمین سنساہٹ کی آوازین اور آنکھون کے آگے جھائیان سی چلی آتی ہین ہوٹل کے سامنے جہروکون مین سے کوسون تک سمندر نظر آتا ہے۔ لب ساحل ترکونکی ایک جنگی کشتی کھڑی ہوئی تھی قاعدہ ہے کہ صبح شام ترکی فوج ترانہ بجاتی اور بادشاہ کی نام کے نعرے لگاتی ہے جس وقت ہم حضرت شیخ کی خدمت سے اپنے کمرہ مین واپس آئے اتفاقاً اس کشتی مین باجا بج رہا تھا۔ لیکن جسوقت سپاہیونے نعرہ لگایا تو مجھپر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی پلنگ سے گر پڑا اور مضطربانہ تڑپنے لگا۔ طرابلسی دوست نہ سنبھالتا تو بالاخانہ سے نیچے گرجانے مین کوئی کسر نہ رہی تھی۔ مین آجتک محسوس کرتا ہون کہ یہ کیفیت نہ کبھی قوالی مین دیکھی نہ اور کسی شیخ کی صحبت مین۔ سنوسی بزرگ کی صحبت مین چند گھڑیان ایسی

گزرین جنھون نے گانون کے ذریعہ دل و دماغ کو پر کیفیت بنا دیا۔

دوسرے دن مین جناب مولوی عبدالستار الخیری صاحب کے ہان مدعو تھا۔ رات کے کھانیکے بعد دیر ہوگئی اسواسطے حضرت شیخ سے ملاقات نہ ہوسکی تیسرے دن صبحکو انکی بھی نماز پڑھتے ہی شیخ کے کمرہ مین گیا اور انسے رخصت چاہی شیخ نے فرمایا ہم رات کو منتظر رہے تم کہان تھے عرض کیا دہلی مین ایک رئیس ہین خان بہادر ڈپٹی عبدالحامد انکے صاحبزادے (۱) مولوی عبدالجبار الخیری و مولوی عبدالستار الخیری نے یہان بیروت مین ایک دارالعلوم کھولا ہے اور یہ بہت مشہور ہین۔ کل انکے یہان دعوت مین دیر ہوگئی اور جناب کے فیض صحبت سے محروم رہنا پڑا ارشاد کیا ہان ہمنے بھی اس دارالعلوم کا ذکر سنا ہے۔

اسکے بعد مینے عرض کیا پرسون کی باتون کے ضمن مین مجھکو یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد ہندوستان کے مسلمانونکو کیا روش اختیار کرنی چاہیے نیز جبتک کہ انکا ظہور ہو ہم انکے خیر مقدم کیلئے کیا سامان مہیا کرین۔ فرمایا۔ ہان ابیشک یہ سوال بہت ضروری ہے۔ حضرت امام کے ظہور کے بعد مین نہین بتا سکتا کہ تم لوگون کا کیا کام ہو کیونکہ اسوقت ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت وہی یعنی حضرت امام مختار اور ذمہ دار ہونگے ہم مین سے کسیکو دخل دینے کا حق نہ ہوگا۔ نہ اسوقت ہمین اختیار حاصل ہے کہ انکی خلافت کی عملدرآمد پر گفتگو کرین البتہ انکے ظہور سے پہلے کا زمانہ ایسا ہے جسپر مین تمکو مشورہ دے سکتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ مجموعی طور پر کوشش کرو اور تم مین کا ہر فرد اس کوشش مین شریک ہو انگریزون کے سامنے اسلام کی تبلیغ ہو جائے کیا تعجب ہے کہ وہ عیسائی طاقت جس کا مسلمان ہونا مقدر ہے انگریزونکی ہی ہو مینے عرض کیا انگریزونکو ہمپر حکومت کرتے ہوے سو برس ہوگئے۔ انھون نے مذہب اسلام کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ بیسیون انگریزون نے اسلام کے متعلق کتابین لکھین قران شریف کے ترجمے کئے۔ اب انکو ہماری تبلیغ کی کیا ضرورت ہے شیخ نے فرمایا

نہین بڑی ضرورت ہی جن انگریزون نے یہ کتابین لکھی ہین اُنھونَنے اسلام کی اصلی صورت نہین دکھائی تمکو چاہیئے کہ پہلے خود اسلام کا حقیقی نمونہ بنجاؤ اُسکے بعد فرداً فرداً اپنے حکام کو اسلام کی طرف رغبت دلاؤ۔ اسلام کے متعلق اُنکو جسقدر غلط فہمیان ہون دور کرنیکی کوشش کرو۔ اور اسلام کی روحانی تسلی او تسکین کی کیفیت سے اونکو آگاہ کرو نیز اُنکے کانون مین ڈالو۔ کہ انگریزی تاج وتخت کی استحکام و ترقی کیلئے مذہب اسلام مادی طور پر بھی بہت مفید وکار آمد ثابت ہوگا۔ اور اسلام قبول کرنیکے بعد انگریزی قوم کے قدم دنیا کے ہر گوشہ مین جم جائینگے۔ میری طرف سے ہندوستان کی مسلمانونکو پیغام دینا کہ وہ امام آخرالزمان کے ظہور تک انگریزونکے ایسی خیرخواہ اور وفادار بنین اور اپنی اطاعت شعاری کو اس شان سے عمل مین لاکر دکھاہین۔ کہ انگریزی قوم برکت اسلام کی خود بخود قائل ہوجائے۔ نیز تمکو چاہیئے کہ اپنے علمار مشائخ کی جماعتین انگلستان بھیجو تاکہ وہ وہان اسلام کی تبلیغ کرین۔ مینے عرض کیا مین آپ کا پیغام تو پہنچا دونگا اور ممکن ہی کہ قوم کے چند افراد اسپر عمل کرنیکے لئے بھی تیار ہو جائین۔ مگر مجموعی طور پر ساری قوم کا ادہر متوجہ ہونا ناممکن نظر آتا ہی کیونکہ ہماری گردوپیش ہندوستان مین حاجتون اور کامونکا انبار لگا ہوا ہے۔ ہر چیز ہمکو ایسی ہی ضروری معلوم ہوتی ہی جیسی ضرورت کا آپنے ذکر فرمایا۔ ایک یونیورسٹی کا معاملہ ہی جس کا ذکر آپ نے سنا ہوگا جبتک ہماری قوم کے سب افراد تعلیم یافتہ نہ ہوجائین اپنے نیک وبد کو نہین سمجھ سکتے۔ تبسم آمیز بشرہ سے فرمایا دیکھو پھر وہی مایوسی کی باتین۔ ہمت نہ ہارو۔ خدا کی مدد کے امیدوار ہو۔ اور ہان! جب تمھاری یونیورسٹی قائم ہوجائے تو نصاب تعلیم مین ایک شاخ ایسی ضرور رکھنا جسمین نکات قرآنی پر غور کیا جائے۔ قرآن شریف پر غور کرنے سے سائنس کے عجیب وغریب کمالات نکل آئینگے جنکا اہل یورپ کو سان وگمان بھی نہین۔

اسکے بعد حضرت شیخ نے کچھ آیتین مجکو لکھوائین جنمین آنیوالی چند ایجادونکا اشارہ پایا جاتا تھا

پھر فرمایا ہمارے حضرت شیخ الاعظم سنوسی الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند موجودہ شیخ کو وصیت فرمائی تھی کہ حضرت امام آخر الزمان کی خیر مقدم کے لئے مسلمانوں کو تیار کرنا چاہیئے۔ تیاری محض جنگی نہین بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا اختیار کرنا۔ اور اُس کا سب مسلمانون مین پھیلانا لازمات سے ہی دل اور زبان کو ایک رکھو۔ جو کہو وہی کرو۔ سوائے خدا کے کسی سے نڈرو۔ نئے زمانہ والون کی طرح دولت پرستی اور منافقانہ چال چلن سے اپنے دامن زندگی کو بچاؤ۔ اور جسطرح ممکن ہو۔ اخوت اسلامی کو مستحکم کرو۔ یہ تھی ہمارے شیخ الاعظم کی وصیت جو اُنھون نے اپنے جانشین کو فرمائی۔ اور مین نے تمہارے سامنے نقل کی القصہ ان تمام مذکورہ حالات و واقعات سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہی کہ اسلامی ممالک مین مذہبی تحریکین زور شور سے پھیل رہی ہین اور وہ لوگ اپنے وجود کو دین و دنیا کے لئے قائم رکھین۔

اندیشہ اس طرح ممکن ہی کہ اٹلی کو کوئی دوسرا علاقہ دیدیا جائے اور طرابلس کو اس سے خالی کرالیا جائے۔ حضرت شیخ سنوسی انگریزوں کی اس کوشش سے یقیناً بہت خوش ہونگے اور اون کی خوشی سے برٹش گورنمنٹ کو مصر و سوڈان میں بے شمار فائدے ہو سکتے ہیں۔ جہاں سنوسی طریقہ بکثرت پھیلا ہوا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ شریک جنگ ہو گئے تب بھی مصری و سوڈانی جماعتوں کے ذریعہ حضرت شیخ سے رشتۂ اتحاد قایم رکھنے کی کوشش کو جاری رکھنا چاہیئے امید نہیں ہی کہ حضرت شیخ اپنی تمام طاقت کو میدان حرب میں بھیجیں۔ کیونکہ ان کی تیاریاں اس قسم کی ملکی لڑائیوں کے لئے نہیں تھیں۔ وہ ایک دوسرے عظیم الشان مذہبی مرحلہ کے واسطے ساز و سامان کر رہے ہیں یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اٹلی کے مقابلہ میں بھی اپنی چیدہ فوجیں نہیں بھیجیں۔ اور منتشر قبائل کو جمع نہیں کیا۔ ورنہ وہ ضرورت کے وقت ساٹھ ستر لاکھ بندوقچی میدان میں لا سکتے ہیں۔ ان کے لشکر کو متمدن سپاہ کی طرح اسباب رسد کی بہت زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ سنوسی سپاہی تین تین دن پیاسے رہ سکتے ہیں

وہ مہینوں خشک گوشت پر بسر اوقات کر سکتے ہیں جو نمک لگا ہوا انکی جھولیوں میں رہتا ہے۔
اگر برٹش گورنمنٹ باوجود اعلان جنگ ہو جانیکے سنوسیوں سے تعلقات قایم رکھنے کی کوشش کرتی رہی تو امید ہے کہ صحرائے اعظم کے کل قبائل میں آتش حرب نہیں بھڑکیگی سنوسیہ جماعت اسلام احترام سے خوش ہوتی ہے۔ جرمنوں نے یہی چال چلی ہے اور انکو اپنے مسلمان ہو جانے کا یقین دلایا ہے انگریزی حکام تدبیر کے پتلے ہیں انکو بھی لازم ہے کہ عملاً اپنے اخلاص اسلامی کو نمایاں کریں اور سنوسیوں کے دلونمیں گھر بنالیں۔ برٹش سلطنت کو علمائے مصر و سوڈان کے اظہار وفاداری کر دینے پر قناعت نہ کرنی چاہئے۔ ان ملکوں میں گھر گھر سنوسیوں کی مخفی تحریک چھائی ہوئی ہے۔ جو زور تلوار سے نہیں دب سکتی۔ اسکو محبت و یگانگت سے اپنا بنانا چاہئے۔ سر ہنری میکموہن مصر کے ہائی کمشنر بنائے گئے ہیں میں انسے حضرت امیر حبیب اللہ خاں بادشاہ کابل کی ہمراہی میں کئی بار ملا ہوں۔ انکو مشرقی زبانوں اور اسلامی جذبات سے خاص واقفیت ہے۔ اسواسطے میں یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ سر ہنری میکموہن سنوسیوں کو اپنا بنانیکی سعی کر سکیں۔ آیندہ انکو اختیار ہے مجکو اور مسلمانان ہندوستان کو انگریزی حکومت سے جو تعلق ہے اسکی بنا پر یہ مشورہ دیا گیا۔ ورنہ ہوگا تو وہی جو خدا کو منظور ہے اور جو ازل کے دن لوح مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ خدا ہم سب کے ایمانوں کو سلامت رکھے آمین۔

نیا اضافہ

اصل کتاب کا مضمون یہاں ختم ہو گیا مگر اس چھٹی اشاعت میں ایک جدید اضافہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اسلئے چند سطریں بڑھائی جاتی ہیں۔
یہ کتاب جنگ طرابلس و بلقان اور مشکلات ایران و چین سے پہلے چھپی تھی مگر جو کچھ حضرت شیخ سنوسی کے خلیفہ نے فرمایا تھا وہ لفظ بہ لفظ پورا ہوا۔ میں تفصیل بیان نہیں کرتا۔ ناظرین خود غور کر لیں اور اس کتاب کی تمام پیشین گوئیوں کو گذشتہ دو سال کے واقعات کا خیال رکھکر پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا پورا ہوا اور کیا کیا باقی ہے۔ یہ حضرت شیخ سنوسی اور مشائخ بلاد اسلامیہ کا تصرف باطنی ہے کہ باوجود شدید مخالفتوں کے اس کتاب کی دو لاکھ سے زیادہ کاپیاں شائع ہوئیں اور ہندوستان کی تمام